REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۵۰/۱۵ ، ۷ وفا ۱۳۴۰ھش ، ۷ جولائی ۱۹۶۱ء ، نمبر ۱۵۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

نخلہ ۵ جولائی بوقت گیارہ بجے دن

کل حضور کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند اچھی آگئی

اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

"امریکہ کی دو رُخی پالیسی غیر منصفانہ اور غیر منطقی ہے"۔ (ایوب)

"تصفیہ کشمیر کے بغیر اس منطقہ کو مضبوط بنانے کی امریکی کوششیں ناکام رہیں گی"

لنڈن ۶ جولائی۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ برصغیر میں امریکی پالیسیوں میں گہرا تضاد پایا جاتا ہے۔ ایک طرف تو امریکہ اپنے دوستوں کو ترقیاتی اور دفاعی ضروریات مہیا کرتا ہے۔ لیکن دوسری جانب امریکی حکمت عملی کا یہ نیا پہلو منظر عام پر آگیا ہے کہ وہ غیر جانبدار ملکوں کو بھی اقتصادی اور فوجی طاقت مضبوط کرنے کے ذرائع مہیا کر رہا ہے۔ امریکہ کی یہ دو رخی پالیسی غیر منصفانہ اور غیر منطقی ہے ۔۔۔ صدر ایوب نے امریکہ اور پاکستان کے تعلقات کے بارے میں یہ باتیں لنڈن ٹائمز کے خاص نامہ نگار سے کل مری میں ایک ملاقات میں کہیں۔ صدر ایوب نے مزید کہا کہ میں حکومت امریکہ کو یہ مشورہ نہیں دے سکتا۔ کہ بھارت کو اقتصادی امداد کم کردی جائے۔ یہ فیصلہ کرنا امریکہ کا کام ہے۔ صدر پاکستان نے کہا۔ کہ دشمن بھارت کی بجائے اقتصادی لحاظ سے مضبوط اور دوست بھارت پاکستان کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے لیکن اب جبکہ برصغیر میں شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں۔ اور مسئلہ کشمیر کے باعث مخاصمت پیدا ہو رہی ہے۔ تو کرۂ ارض کے اس خطہ کو مضبوط بنانے کی امریکی کوششیں یقیناً ناکام ہو جائیں گی۔ بھارت اور پاکستان کے لئے امریکی امداد اسی صورت میں ہی مفید ہو سکتی ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی کا خاتمہ ہو جائے۔ لیکن امریکہ تو جو کشمیر کا تصفیہ کرانے م[illegible]

م کے لئے بھارت اپنا اثر ڈالنے میں ہچکچاتا ہے۔ یا خائف ہے۔ لنڈن ٹائمز کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ اگلے ہفتے جب صدر ایوب واشنگٹن میں صدر کینیڈی سے ملاقات کریں گے۔ تو ان کے درپیش اہم کام امریکہ کی اس ہچکچاہٹ کو دور کرنا ہوگا صدر ایوب نے لنڈن ٹائمز کے نامہ نگار سے اپنی ملاقات میں [illegible] کی پیلان [illegible]

اسرائیل نے اپنا پہلا راکٹ کامیابی سے خلا میں چھوڑ دیا

"ہم نے کسی دوسرے ملک سے مدد نہیں لی"۔ وزیراعظم کا دعویٰ

تل ابیب ۶ جولائی۔ اسرائیل نے کل اپنا پہلا راکٹ کامیابی سے خلا میں چھوڑ دیا۔ یہ راکٹ کئی مرحلوں میں اپنا سفر طے کرے گا۔ اسرائیلی راکٹ سمندر کے کنارے ایک خفیہ اڈے سے چھوڑا گیا۔ وزارت دفاع کے ترجمان نے کہا ہے کہ یہ راکٹ موسمیاتی مقاصد کے لئے چھوڑا گیا ہے

اسرائیل کے وزیراعظم مسٹر بن گوریان اور کمانڈر انچیف نے راکٹ کو خلا میں چھوڑنے کا منظر دیکھا۔ اسرائیل ساتواں ملک ہے جو راکٹ چھوڑنے میں کامیاب ہوا ہے۔ دوسرے چھ ملک روس، امریکہ، فرانس، اٹلی، برطانیہ اور جاپان ہیں۔ ماہرین کے نمائندہ نے اطلاع دی ہے کہ اسرائیلی وزیراعظم نے کہا ہے کہ اس راکٹ کی تیاری میں اسرائیل نے کسی سے مدد نہیں لی۔

صدر ایوب امریکہ جانے کیلئے کراچی پہنچ گئے

کراچی ۶ جولائی۔ صدر ایوب کل شام بذریعہ طیارہ راولپنڈی سے کراچی پہنچ گئے۔ وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر اور وزیر خزانہ مسٹر شعیب بھی اسی طیارے سے یہاں پہنچے۔ صدر ایوب امریکہ جانے کے لئے ۷ جولائی کو لنڈن روانہ ہو رہے ہیں

۲۴ کا کنٹرول کرنے والے قانون کو نرم کرنے کے بارے میں امریکی حکومت کے حالیہ اقدام پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا۔ کہ اس اقدام سے بھارت کو بڑے پیمانے پر اسلحہ حاصل کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔ جب نامہ نگار نے صدر ایوب سے کہا کہ اب تک بھارت نے ٹرانسپورٹ طیاروں کے علاوہ امریکہ سے اسلحہ حاصل کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی تو صدر ایوب نے کہا:-

میری حکومت کے علم میں یہ بات آئی ہے۔ کہ بھارت نے کم نرخوں پر امریکہ سے اسلحہ خریدا ہے اس میں ۳۵ ٹینک اور ۶۵ نان ریکائل توپیں بھی شامل ہیں۔

کامیابی

— (محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل [illegible])

میری پوتی فیروزہ [illegible] بنت عزیز جنید ہاشمی نے میٹرک کے امتحان میں بفضلہ تعالیٰ ۷۷۰ نمبر حاصل کئے ہیں۔ نتیجہ پر مشتمل ثانوی تعلیمی بورڈ کا گزٹ دیکھنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ عزیزہ نہ صرف نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ اور ضلع جھنگ میں بلکہ سرگودھا ڈویژن میں اول آئی ہے۔ نیز اس نے بورڈ بھر میں کامیاب ہونیوالی جملہ طالبات میں بھی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس لحاظ سے اس کی پوزیشن غالباً پانچویں ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کامیابی دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی مجلس عاملہ کے رکن ہوں گے۔ اور مجلس عاملہ کے اجلاس میں بطور رکن شامل ہوں گے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ہفتہ وقف جدید

وقف جدید آپ سے کیا چاہتا ہے؟

(۱) اپنے اقوال اور اعمال میں کامل اسلامی نمونہ پیدا کر کے اپنی زندگی کو خدمت اسلام میں لگا دینا

(۲) اپنی توفیق اور استطاعت کے مطابق مالی امداد کرنا

(۳) اپنے ایمان کو تازہ کرنے اور اخلاص کی روح کو بیدار رکھنے کے لئے وقف جدید کی تفصیلات (جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات اور پیغامات کی صورت میں اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہیں) کا بار بار مطالعہ کرنا

(ناظم مال وقف جدید)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ جولائی ۶۱ء

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ آيَةً

چند روز ہوئے ہم نے الفضل میں ایک اداریہ میں سیدنا حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی وفات کے متعلق یہودیوں اور عیسائیوں کے مشترکہ الزام کا ذکر کیا تھا کہ جہاں یہودیوں نے کہا کہ ہم نے آپؑ کو صلیب پر چڑھا کر قتل کر دیا ہے اور آپ تورات کے حکم کے مطابق کہ جو صلیب پر مرے وہ لعنتی موت مرتا ہے صلیب پر فوت ہونے کی وجہ سے نعوذ باللہ لعنتی موت مرے۔ یہودی آپ کے سخت دشمن تھے۔ انہوں نے واقعی آپ کو صلیب پر چڑھایا تھا۔ اب اگر وہ واقعی صلیب پر فوت ہوں تو تورات کے مطابق یہودی سچے ہیں کہ آپ نعوذ باللہ لعنتی موت مرے جس کے معنی ہیں کہ آپ کا رفع اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہوا بلکہ نعوذ باللہ شیطان کی طرف ہوا۔

سیدنا حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے متعلق یہ ایک سخت گھناؤنا الزام ہے اور کوئی حق پرست ایسے اولوالعزم نبیؑ کی ایسی وفات کا قایل نہیں ہو سکتا۔ تاہم نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج کل کے عیسائیوں نے یہودیوں کی تائید کی ہے اور وہ بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ ضرور صلیب پر فوت ہو گئے تھے۔ چنانچہ موجودہ اناجیل میں کچھ اس قسم کا ذکر آتا ہے۔

موجودہ عیسائیوں نے ایسا کیوں کیا اور یہ ان کے خیال کے مطابق کس طرح ایک معصوم کے لئے صحیح موت ہو سکتی ہے۔ عیسائیوں نے یہ مان کر کہ آپ واقعی صلیب پر فوت ہو گئے تھے۔ ایک عجیب عقیدہ گھڑا اور وہ یہ ہے کہ آپ نے تین دن کے لئے یہ موت اس لئے گوارا کی تاکہ دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔ کفارہ کا مسئلہ اتنا پیچ در پیچ ہے کہ کوئی حق پسند انسان اس کی صنعت کاری کو سمجھ نہیں سکتا۔ انسانوں کی نجات کے لئے اللہ تعالیٰ کے بیٹے کا جو اللہ تعالیٰ کی طرح نیک اور پاک ہونا چاہیئے اس کو تین دن کے لئے ہی سہی لعنتی موت کا مورد گردانا کسی سیدھی سمجھ میں تو نہیں آ سکتا۔

عیسائی مانتے ہیں کہ حضرت آدمؑ نے جو گناہ کیا تھا وہ ان کی نسل کے ساتھ ہمیشہ تک کے لئے چمٹ کر رہ گیا اور کسی نیک عمل سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بیٹے کو صلیب پر چڑھا کر خود ہی اس ابتدائی گناہ کا کفارہ ادا کیا تاکہ انصاف بھی ہو جائے اور دنیا کے لوگوں کو جو پیدائشی طور پر گناہ گار ہیں۔ گناہ سے نجات بھی مل جائے۔

یہ ایسی ہی بات ہے جیسا کہ ہمارے ہاں بگلا پکڑنے کی آسان ترکیب بیان کی جاتی ہے کہ دوپہر کے وقت جب دیکھیں کہ بگلا بیٹھا ہوا ہے چپکے سے جا کر اسکے سر پر موم رکھدیا جب موم پگھل کر بگلے کی آنکھوں میں پڑے گا تو وہ اندھا ہو جائے گا اس وقت فوراً اس کو پکڑ لیا جائے کسی نے کہا کہ جب موم رکھنے جائے تو اسی وقت کیوں نہ پکڑ لے تو ترکیب بتانے والے نے جواب دیا واہ! پھر استادی کیا ہوئی؟ اسی طرح جب ہم پوچھتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ انسانوں کے گناہ معاف کرنا چاہتا ہے تو وہ براہ راست ایسا کر سکتا ہے اس کو کیا ضرورت تھی کہ اپنے پیارے بیٹے کو صلیب دلوائی اور ایلی ایلی لما سبقتنی (اے خدا اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے) کہنے پر بھی اس کی رہائی نہ دلوائی تو اس کا جواب سوا اسکے اور کیا دے سکتے ہیں کہ پھر استادی کیا ہوئی۔

ایک مسلمان کے نزدیک حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام پر یہ سخت الزام ہے قرآن کریم نے اس کی صاف صاف تردید کی ہے اور نہایت زوردار الفاظ میں بتایا ہے کہ یہودیوں نے آپ کو ہرگز قتل نہیں کیا نہ آپ کسی اور طرح قتل کئے گئے اور نہ صلیب پر آپ لعنتی موت مرے یعنی ایسی موت آپ نہیں مرے جس کا رفع شیطان کی طرف ہو بلکہ آپ ایسی موت مرے جس سے آپ کا رفع اللہ تعالیٰ کی طرف ہوا۔

بے شک بعض مسلمانوں نے عیسائیوں کی دیکھا دیکھی رفع الی اللہ کے الفاظ سے یہ سمجھ لیا کہ آپ آسمان پر اٹھائے گئے۔ یعنی بجسد عنصری آپ کا صعود آسمان کی طرف ہوا۔ تاہم کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو صلیب پر آپ کی وفات کا قایل ہو یا جو یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ یہودیوں نے نعوذ باللہ آپ کو قتل کر دیا تھا۔ اگرچہ مسلمانوں میں ایسے علماء ہر وقت رہے ہیں جو آپ کے بجسد عنصری صعود الی السماء کو نہیں مانتے تاہم مسلمانوں میں بھی ایک خاصی تعداد ایسی ہے جو عیسائیوں کے پراپیگنڈہ سے متاثر ہوئی ہے۔ اور یہ ماننے لگی کہ گو آپ صلیب پر فوت ہو کر نہیں جی اٹھے تھے مگر آپ کو اللہ تعالےٰ نے آسمان پر جیتے جی اٹھا لیا تھا اور آپ کی جگہ کوئی دوسرا آدمی صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔

اس عقیدے کے مسلمان مفسرین قرآن نے ایک دوسرے سے نہایت مختلف بیانات دیئے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح ابن مریم کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر آسمان پر اٹھا لیا تھا حقیقت یہ ہے کہ یہ بیانات ایک دوسرے سے متضاد ہیں اور ان سے کوئی یقینی بات معلوم نہیں ہو سکتی۔ ایسے لوگوں کے پاس کوئی تاریخی ثبوت نہیں ہے۔ محض یہ کہنا کہ اللہ تعالےٰ قادر مطلق ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے کافی نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی تاریخی موثق شہادت موجود ہوتی تو پھر "قادر مطلق" کی قدرت کا سوال پیدا ہو سکتا تھا جب کوئی شہادت ہی موجود نہیں تو اللہ تعالےٰ کی قدرت کا سوال اٹھانا ٹھیک نہیں اللہ تو بے شک سب کچھ کر سکتا ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ کیا واقعی اللہ تعالےٰ نے ایسا کیا ہے اناجیل کی شہادت اس ضمن میں معتبر نہیں ہے اور اصل بات یہ ہے کہ آج کی تحقیقات یہ ہے کہ اناجیل میں صعود الی السماء کا ذکر الحاقی ہے۔ اور بہت سے عیسائی اب اس کے قایل نہیں رہے۔

ہم یہاں ان تفصیلات میں نہیں جا سکتے۔ ہم نے یہاں اس کا ذکر اسلئے کیا ہے کہ جہاں تک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیقات ہے وہ یہ ہے کہ آپ صلیب پر چڑھائے ضرور گئے تھے مگر آپ نے صلیب پر وفات نہیں پائی تھی اور زندہ اتار لئے گئے تھے۔ اور آپ علاج سے اچھے ہو گئے تھے مگر چونکہ اب یہودیوں کے درمیان آپ کا رہنا سخت خطرناک ہو گیا تھا آپ فلسطین سے ہجرت کر گئے اور مشرق کی طرف چلے آئے آپکو بقول قرآن کریم اللہ تعالیٰ نے آپکی والدہ سمیت

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ آيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَا اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ۔

کشمیر کی وادی میں پناہ دی جو لفظ بہ لفظ اللہ تعالیٰ کے بیان پر پوری اترتی ہے۔ آپ نے یہی نہیں کیا بلکہ آپؑ نے ناقابل تردید تاریخی شہادت سے ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم نے کشمیر میں وفات پائی اور ان کی قبر سرینگر محلہ خانیار میں اب تک موجود ہے۔

حال ہی میں مولانا محمد اسداللہ قریشی نے جو بارہ مولا کشمیر کے رہنے والے ہیں۔ اس مسئلہ پر قلم اٹھایا ہے اور ایک کتاب میں نہایت وضاحت سے ثابت کیا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح ابن مریم نے صلیب پر وفات نہیں پائی تھی بلکہ آپ زندہ اتار لئے گئے تھے اور آپ سفر کرتے ہوئے کشمیر پہنچ گئے تھے اور وہیں آپؑ نے وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے اور وہیں ان کی قبر بھی جو ابتک موجود ہے۔

مولانا نیاز فتحپوری نے اپنے مشہور ماہنامہ "نگار" کی اشاعت جون ۱۹۶۱ء میں اس کتاب پر تبصرہ فرمایا ہے جو ہم الفضل میں کسی دوسری جگہ نقل کر رہے ہیں اس تبصرہ میں مولانا نیاز فرماتے ہیں:۔

"یہاں اس بحث کا موقع نہیں کہ واقعۂ صلیب اور "رفع الی السماء" کے متعلق قرآن پاک کیا کہتا ہے، کیونکہ اس موضوع پر میں اب سے ۲۸ سال قبل نگار کے ذریعہ سے کافی شرح وبسط کے ساتھ لکھ چکا ہوں کہ کلام الٰہی سے صاف طور پر ثابت ہے کہ وہ اپنی طبعی موت سے مرے اس سے قبل سرسید احمد خان بھی بالکل یہی بات کہہ چکے تھے۔ اور میرزا غلام احمد صاحب بھی، لیکن میرزا صاحب کی تحقیق کا یہ طرۂ امتیاز ان سے کوئی نہیں چھین سکتا کہ انہوں نے نہ صرف مذہبی بلکہ تاریخی حیثیت سے بھی ثابت کر دیا کہ مسیح ہجرت کر کے اخیر میں سرینگر پہونچے اور ان کی قبر فلاں مقام پر اب بھی موجود ہے۔"

مولانا نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیقات کے متعلق جو اظہار خیال کیا ہے

(باقی ص۶ پر)

(حضرت) مرزا صاحب نے نہ صرف مذہبی بلکہ تاریخی لحاظ سے بھی ثابت کر دکھایا کہ حضرت مسیح نے کشمیر میں وفات پائی

ہندوستان کے مشہور ادیب مولانا نیاز فتح پوری ایڈیٹر رسالہ نگار لکھنؤ کا حقیقت افروز بیان

حال ہی میں ہندوستان کے مشہور ادیب مولانا نیاز صاحب فتح پوری نے اپنے موقر رسالہ لکھنؤ (ما، جون ۱۹۶۱ء) میں باب الاستفسار کے زیر عنوان ایک کتاب "حضرت مسیح کشمیر میں" پر تبصرہ کیا ہے۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے ــــ یہ کتاب مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی نے شائع کی ہے۔ اور عبد الحکیم عبد اللطیف صاحب شاہد ۱۲ امین بازار گوالمنڈی لاہور سے مل سکتی ہے۔

مولانا محمد اسد اللہ قریشی نے جو بارہ مولا (کشمیر) کے متوطن ہیں حال ہی میں اس نام سے ایک کتاب شائع کی ہے۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسےٰ رومی سلطنت کی گیر و دار سے بچنے کے لئے مع اپنی والدہ حضرت مریم کے (جن کو میری بھی کہتے ہیں) ہجرت کر کے پہلے ایران آئے۔ پھر افغانستان و ہندوستان ہوتے ہوئے کشمیر پہونچے۔ یہیں وفات پائی۔ یہیں مدفون ہوئے اور آپ کی قبر سرینگر میں اب بھی مرجع خلائق ہے۔ جو یوز آصف نبی کے مزار کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت عیسےٰ کے متعلق عرصہ سے یہ عقیدہ چلا آرہا تھا کہ انہوں نے صلیب پر جان دی اور پھر خدا نے اپنے پاس اٹھا لیا۔ یہاں تک کہ ان کا مستقر بھی فلک چہارم قرار دے دیا گیا۔ لیکن اس وقت تمام دنیا (یہاں تک کہ عیسائیوں کے ایک طبقہ نے بھی) تسلیم کر لیا ہے۔ کہ جب آپ صلیب سے بچ نکلے۔ تو آپ نے روما کے حدود سے ہجرت اختیار کی۔ کیونکہ وہاں پھر اسی گیر و دار کا اندیشہ تھا۔

یہاں اس بحث کا موقعہ نہیں کہ واقعہ صلیب اور رفع الی السماء کے متعلق قرآن پاک کیا کہتا ہے۔ کیونکہ اس موضوع پر میں اب سے ۳۸ سال قبل نگار کے ذریعہ سے کافی شرح و بسط کے ساتھ لکھ چکا ہوں کہ کلام الٰہی سے صاف طور پر ثابت ہے کہ وہ اپنی طبعی موت سے مرے۔ اس سے قبل سر سید احمد خاں بھی بالکل یہی بات کہہ چکے تھے اور میرزا غلام احمد صاحب بھی۔ لیکن میرزا صاحب کی تحقیق کا یہ طرۂ امتیاز ان سے کوئی نہیں چھین سکتا کہ انہوں نے نہ صرف مذہبی۔ بلکہ تاریخی حیثیت سے بھی ثابت کر دیا کہ مسیح ہجرت کر کے آخیر میں سرینگر پہونچے۔ اور ان کی قبر فلاں مقام پر اب بھی موجود ہے۔

یہ ایسا غیر معمولی انکشاف تھا کہ اس کو سنکر دنیا چونک پڑی۔ بہتوں نے اس کی ہنسی اڑائی اور بعض نے اس پر غور کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ یہ بات ملکوں ملکوں پہونچی۔ اور آخر کار سب کو ماننا پڑا۔ کہ حضرت عیسےٰ واقعی کشمیر میں آئے۔ یہاں انہوں نے عیسوی مذہب کی تبلیغ کی اور یہیں جان دی۔

اس کتاب کی ترتیب میں فاضل مولف نے بڑی غیر معمولی کاوش و ذہانت سے کام لیا ہے۔ اور بائیبل، احادیث نبوی، آثار قدیمہ کے ریکارڈ، بدھ مذہب کی تصانیف، ہندوؤں کی روایات ایران، افغانستان و کشمیر کی تاریخ اور خود مغربی محققین کے بیانات سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ حضرت مسیح اپنی طبعی موت سے مرے اور کشمیر میں دفن ہوئے۔

بحث کی ابتدا انہوں نے کلام مجید کی اس آیت سے کی۔

وجعلنا ابن مریم و امہ آیۃ و اٰوینٰھما الی ربوۃ ذات قرار و معین۔

یعنی ہم نے ابن مریم اور ان کی ماں کو ایک ایسی پر سکون جائے پناہ کی طرف بھیج دیا جہاں چشمے جاری تھے۔

انہوں نے دستاویزی شہادتوں سے یہ بات پوری طرح ثابت کر دی ہے کہ قرآن کی اس آیت میں ربوہ سے مراد سر زمین سرینگر ہی ہے۔ جس وقت یہ کتاب میری نگاہ سے گذری تو میرا خیال اٰوینٰھما کی طرف منتقل ہوا جس میں ضمیر تثنیہ استعمال کی گئی ہے یعنی

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح اور ان کی والدہ مریم دونوں ربوہ پہونچے تھے .... لیکن اس کتاب میں مریم کا کوئی ذکر نہ دیکھ کر مجھے کسی قدر تعجب ہوا .... کیونکہ کلام مجید کی اس آیت میں ھما کی ضمیر تثنیہ کے پیش نظر مریم کا بھی ذکر کیا جانا تھا۔ چنانچہ میں نے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو ایک خط لکھا۔ اور انہوں نے مولانا اسد اللہ کو۔

مولانا نے جو جواب مجھے دیا وہ بجنسہٖ یہاں نقل کئے دیتا ہوں جس سے جناب مریم کے متعلق بھی ان کی تحقیق سامنے آجاتی ہے۔

سورۂ مومنون کی آیت واٰوینٰھما الی ربوۃ الخ کے مطابق حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ساتھ ان کی والدہ حضرت مریم صدیقہ بھی کشمیر آئی تھیں۔ اس پر مغربی اور مشرقی محققین کی شہادتیں موجود ہیں۔ چنانچہ پروفیسر نکولس روورک (Nekolias Roerick) نے ۱۹۲۹ء میں ایک کتاب Heart of Asia کے نام سے شائع کی جو وسط ایشیا کے حالات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب نیوایرا لائبریری کی طرف سے روورک میوزیم پریس نیویارک کے ذریعہ اشاعت پذیر ہوئی۔

اس کتاب میں پروفیسر موصوف نے لکھا ہے کہ کشمیر، لداخ اور وسط ایشیا کے مختلف مقامات میں اب بھی یہ مضبوط روایت پائی جاتی ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری نے ان علاقوں میں سفر اختیار کیا۔ سرینگر میں وہ فوت ہوئے وہیں ان کا مزار بھی موجود ہے۔ ان کی والدہ کا مزار بروئے روایت کاشغر میں "مزار مریم" کے نام سے مشہور ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"کاشغر سے تقریباً چھ میل کے فاصلہ پر "مریم مزار" کے نام سے ایک مقبرہ موجود ہے۔ روایت یہ بتاتی ہے کہ یروشلم میں مسیح کے واقعہ صلیب کے بعد حضرت مریم کاشغر میں ہجرت کر کے آگئیں۔ جہاں وہ وفات پا گئیں۔ اور ان کا مزار بنایا گیا۔ یہ مقام آج کے دن تک لوگوں کی زیارت گاہ بنا ہوا ہے۔"

(Heart of Asia P. 39)

اسی طرح رابرٹ گریوز اور یشوعا پوڈرو اپنی کتاب "نظرین گاسپل" میں لکھتے ہیں۔

"اعمال الرسل اور قرون اولیٰ کے بزرگان کلیسا کی تحریرات میں حضرت مسیح کے حواری فلسطین کا ذکر تو موجود ہے لیکن مریم جو کہ شمعون کلوپاس کی بیٹی تھی۔ اس کا ذکر نہیں ملتا۔ ہو سکتا ہے۔ یہ مریم حضرت مسیح کی ہجرت میں ان کے ساتھ چلی گئی ہوں۔"

(نظرین گاسپل صفحہ ۷۶۳)

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مریم نام کی کوئی خاتون ہجرت میں مسیح کے ساتھ تھیں اور کوئی عجب نہیں وہ مسیح کی والدہ ہی ہوں۔ بعض محققین لکھتے ہیں کہ واقعہ صلیب مسیح کے بعد حضرت مریم والدہ یسوع بھی فلسطین سے غائب ہوگئیں۔ پھر چونکہ حضرت مسیح کا آسمان کی طرف نہیں کشمیر کی طرف آنا ثابت ہے ہو سکتا ہے کہ حضرت مریم بھی آپ کے ساتھ کشمیر آئی ہوں۔

ایک قدیم عیسائی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت مریم، یوحنا حواری کی کفالت میں تھیں۔ جب یہ حواری ایشیا کوچک میں افسس کی طرف ہجرت کر گئے۔ تو حضرت مریم کو بھی ہمراہ لے گئے۔ یہ روایت سمتھ کی بائیبل ڈکشنری میں زیر لفظ مریم لکھی ہوئی موجود ہے۔ مگر صحیح یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ یوحنا حواری حضرت مریم کو لے کر دمشق میں حضرت مسیح کے پاس پہونچ گئے۔ جہاں

آپ مشرق کی طرف عازم سفر ہونے کے لئے طیار تھے۔ یوحنا حواری ایشیاء کوچک چلے گئے اور مریم اور ابن مریم مشرق کی طرف چلے آئے۔

چونکہ یہ سب باتیں پردہ راز میں تھیں۔ اس لئے یہ روایت بن گئی کہ حضرت مریمؑ بھی ایشیاء کوچک چلی گئیں۔ مریم کی ایشیاء کوچک جاکر وفات پانے کی روایت بدیں وجہ صحیح نہیں ہے کہ ایشیاء کوچک کی عیسائی تاریخ محفوظ ہے۔ اس میں مریم کی موجودگی کا کوئی ذکر نہیں۔

محققین نے لکھا ہے کہ مریم مگدلینی بھی فلسطین سے غائب ہوگئیں۔ جس کا ذکر اناجیل میں مسیحؑ کی مومنہ عورتوں میں آتا ہے۔ بعید نہیں کہ وہ بھی مسیحؑ کے ساتھ مشرق میں آگئی ہوں۔ مکتوب سکندریہ میں ہے کہ حضرت مسیحؑ ان سے شادی کرنے کا خیال رکھتے تھے۔

اسلامی لٹریچر میں ایک مشہور کتاب روضۃ الصفا ہے اس میں لکھا ہے کہ یروشلم سے حضرت مسیحؑ ہجرت کرکے نصیبین میں آگئے۔ آپ کے ساتھ آپ کی والدہ پطرس اور توما حواری تھے۔ (روضۃ الصفاء ج ا صفحہ ۱۳۳-۱۳۲)

اس باب میں کرم حیدری صاحب ایم۔ اے اپنی کتاب "داستان مری" میں لکھتے ہیں:-

"پنڈی پوائنٹ مری میں ایک پہاڑی ہے۔ جہاں کسی زمانہ میں سکھ فوج کا ایک دستہ رہا کرتا تھا۔ یہیں ایک ولیہ کا مقبرہ بھی موجود ہے۔ جن کے نام سے مری کا نام مشہور ہوا" (داستان مری صفحہ ۷۰)

داستان مری کے شروع میں مصنف نے لکھا ہے:-

"پنڈی پوائنٹ کے مقام پر سنگین برج ہے اور پاس ہی ایک پرانی قبر ہے۔ یہ قبر ایک ڈھیری سی ہے۔ پہاڑی زبان میں ایسی ڈھیری کو مڑاھی کہتے ہیں۔ روایت ہے کہ یہاں کوئی خدا رسیدہ خاتون مدفون ہیں۔ جن کا نام مریم یا مریاں تھا۔ اس قبر یا مڑاھی کی نسبت سے اس مقام کو مڑاھی کی گلی کہا جاتا ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کا نام مری پڑ گیا۔ مری کو مڑاھی سے اور مریم کو میری سے جو صوتی نسبت ہے وہ ظاہر ہے" (کتاب مذکورہ صفحہ ۲)

"ہندوستان میں عیسائیت کی تاریخ" نامی کتاب میں جو پادری مشتاق ایم اے نے لکھی ہے اس کے صفحہ ۴۲ جلد اوّل میں یہ روایت درج ہے کہ تھوما حواری کا شمالی ہندوستان جانا بھی ثابت ہے۔ مفتی محمد صادق صاحب جنہوں نے کشمیر اور مدارس میں خود جاکر تحقیقات کرکے "قبر مسیح" کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی۔ وہ مدراس میں تھوما حواری کے مقبرہ پر بھی گئے۔ جہاں انہوں نے ایک عیسائی بوڑھی عورت سے بھی مذہبی گفتگو کی۔ وہ لکھتے ہیں:

"مجھے اس بوڑھی عورت نے جو تھوما کے پہاڑ پر مجھے ملی تھی۔ بتلایا تھا کہ تھوما حواری سندھ اور پنجاب بھی گئے تھے۔ انجیلی اعمال تھوما میں لکھا ہے کہ مسیح نے واقعہ صلیب کے بعد خود تھوما کو اس طرف بھیجا۔ اور تھوما نے بعض بڑے آدمیوں کو عیسائی بنانے کے بعد حضرت مریم صدیقہؑ کے سامنے اپنے کارناموں کو دہرایا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مریم بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ کشمیر آگئی تھیں" (تحقیق جدید متعلق قبر مسیح صفحہ ۱۰۹)

خود عاجز راقم نے ۱۹۵۹ء کے اواخر میں قیام "مری کے مقام مریم" کے متعلق تحقیقات کی ہے اور کئی معزز اور پرانے لوگوں سے معلومات حاصل کی ہیں۔ ان کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مری میں ایک مقام حضرت مریم سے منسوب ہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم اپنے ماں باپ دادا سے سنتے چلے آئے ہیں کہ یہ مائی مریم کی جگہ ہے۔ جب میں نے سوال کیا کہ یہ مریم کا مقبرہ ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ مقبرہ ہے ہم بزرگوں سے سنتے چلے آئے ہیں کہ یہاں مائی مریم نے عبادت کی تھی۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جب میں اور میرا ایک اور کشمیری ساتھی جس کی دکان مری میں ہے۔ اس پہاڑ پر فوٹو لینے کی غرض سے چڑھ رہے تھے۔ تو ایک شخص راستہ میں غلام دستگیر نامی ہمیں ملا۔ جس سے مریم کے اس مقام کے متعلق بات چیت ہوئی۔ اس نے بیان کیا کہ میرے پاس مری کی ایک قدیم تاریخ ہے جو آجکل نایاب ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ قدیم زمانہ میں جب یہ علاقہ غیر آباد اور جنگل ہی جنگل تھا۔ ایک عورت یہاں آکر مقیم ہوئی جو کسی دوسرے ملک سے یہاں آئی تھی جو ان علاقوں کی کوئی زبان نہ بولتی تھی بلکہ اس کی کوئی کچھ اور زبان تھی۔ کچھ عرصہ یہاں ٹھہر کر وہ یہاں سے کسی دوسرے ملک میں چلی گئی تھی۔ لیکن کتاب میں دیکھ نہیں سکا۔

راقم محمد اسد اللہ قریشی

مولانا محمد اسد اللہ قریشی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حیات مسیح و مریم کے مسئلہ میں کتنی غیر معمولی کاوش و جستجو سے کام لے رہے ہیں اور جو کچھ انہوں نے کتاب زیر تبصرہ میں لکھا ہے وہ یقیناً ناقابل تردید ہے۔

(ماہنامہ نگار لکھنؤ بابت ماہ جون ۱۹۶۱ء)

وصیّت کی عظمت

"وصیّت آئینہ ہے اپنی ایمانی شکل دیکھنے کا"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۸ جون ۱۹۳۶ء و ۵ جولائی ۱۹۶۱ء میں وصیت کے متعلق مشکلات اور اس کے اغراض و مقاصد پر تفصیلاً روشنی ڈالتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

"پھر میں (اپنی جماعت کو) اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وصیّت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے۔ وصیت پیمانہ ہے ایمان کو ناپنے کا۔ اور وصیّت آئینہ ہے اپنی ایمانی شکل دیکھنے کا۔ میں اس کے متعلق کچھ زیادہ نہیں کہتا۔ صرف اتنا کہتا ہوں کہ میں تمہاری نسبت اَعلَم ہوں اس معاملہ کے متعلق۔ اور وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے"

پس مبارک ہیں وہ جو دین اسلام کی خدمت کے لئے وصیت کرکے اپنے اموال و املاک کا کم سے کم ۱/۱۰ حصہ اور زیادہ سے زیادہ ۱/۳ حصہ پیش کرتے ہیں اور پھر مبارک ہیں وہ جو وصیت کے پیمانے سے اپنے ایمانوں کو ناپتے اور وصیت کے آئینے میں اپنی ایمانی شکلوں کو دیکھتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"انسان کا دل اس بات کا خواہاں ہوتا ہے کہ اسے کسی طرح پتہ لگے کہ خدا کی رضا حاصل ہوگئی ہے اور ہر زمانہ میں خدا تعالےٰ کی مرضی اور منشاء معلوم کرنے کے ذرائع مختلف ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں بھی خدا تعالےٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں ثواب معلوم کرنے کے وصیت کے قواعد کے ذریعہ بنایا کہ اگر تم میں ایسا اخلاص۔ ایسا ایمان اور ایسا تعلق باللہ ہو تو سمجھ لو کہ تم جنتی ہوگئے۔ اس سے کم ہو تو بات مشتبہ ہے۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے تمہارا انجام کیا ہوگا۔ تو یہ ایک ذریعہ ہے جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ کون جنتی ہے؟"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

غفلت

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور استطاعت کے باوجود اپنا خالص دینی اور مرکزی اخبار الفضل خود خرید کر نہ پڑھنا ایک بہت بڑی غفلت کے مترادف ہے — اس سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کیجئے! اور "الفضل" خود خرید کر پڑھئے! (مینیجر الفضل)

ولادت

خاکسار کے بڑے لڑکے مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی راولپنڈی کو اللہ تعالےٰ نے دس و گیارہ جون ۱۹۶۱ء کی درمیانی شب کو پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت "خالدہ" نام تجویز فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بچی کو درازی عمر عطا کرے۔ والدین کے لئے قرۃ العین اور خادمہ دین بنائے آمین

نومولودہ محترم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب بی اے بی ٹی سیکنڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی نواسی ہے۔ خاکسار محمد یعقوب کاتب الفضل۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میری بھابھی سردار بیگم بیمار ہے۔ بزرگان جماعت و درویشان قادیان سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (جمعدار اللہ دتہ بمقام و ڈاکخانہ دھوریہ تحصیل کھاریاں گجرات)

(۲) میں نے نیا کاروبار شروع کیا ہے۔ احباب جماعت کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (مختار احمد نیّر ٹھلہ سنڈی خوشاب)

(۳) خاکسار ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ احباب جماعت باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد مسلم وزڈ ڈھاکہ)

گورو ارجن جی ــ اور ــ مسلمان

از مکرم گیانی عباد اللہ صاحب

حال ہی میں ایک ہزار کے قریب سکھ گورو ارجن جی کا دن منانے کے لئے لاہور آئے تھے اس موقعہ پہ نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ کے شعبہ نشر و اشاعت نے ایک ٹریکٹ شائع کر کے سکھوں میں بکثرت تقسیم کیا تھا اس ٹریکٹ کا مضمون افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

پیارے بھائیو۔

آج جیٹھ سُدی کا پورب ہے اور آپ یہ پورب منانے کے لئے ہمارے دیش پاکستان میں آئے ہیں۔ ہم آپ سب صاحبان کو صدق دل سے خوش آمدید کہتے ہیں۔

جیٹھ سُدی چوتھ کا پورب آپ لوگ اپنے پانچویں گورو ارجن جی کی یاد میں ہر سال مناتے ہیں۔ سکھ تاریخ کی یہ حقیقت واضح ہے کہ مسلمانوں سے گورو ارجن جی کے دوستانہ تعلقات رہے ہیں۔ اور جہانگیر بادشاہ جس کے عہد میں گورو جی ہوئے ہیں۔ آپ کا بہت احترام کیا کرتا تھا۔ مشہور سکالر سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ بیان کرتے ہیں کہ جہانگیر نے اپنی شہزادگی کے زمانہ میں جبکہ وہ ابھی شہزادہ سلیم کہلاتا تھا ایک بڑی جاگیر گورو ارجن جی کی بھینٹ کی تھی۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

"اکبر کے زمانہ شہزادہ سلیم (جہانگیر) نے اس کرتار پور ضلع جالندھر کی معافی کا پٹہ دھر سال کے نام سمت ۱۶۵۵ء بکرمی ۱۵۹۸ء میں دیا۔ جس کا رقبہ ۴۹۶۲ گھماؤں ۲ کنال ۵ مرلہ درج ہے"

(مہان کوش صـ۹۳۳)

یاد رہے کہ جہانگیر سے دی گئی اس جاگیر کا ذکر گورو گرنتھ صاحب کے اس قلمی نسخہ میں بھی ہے۔ جسے اکثر سکھ گورو ارجن جی کا تیار کردہ اصل گرنتھ تسلیم کرتے ہیں اور جو آجکل کرتار پور ضلع جالندھر میں موجود ہے (ملاحظہ ہو راگ مالا کھنڈن صـ ۲ پراچین بیڑاں صـ۲۵۶) گورو صاحب نے جہانگیر کی اس عطا کردہ جاگیر میں ہی کرتار پور نام کا قصبہ آباد کیا تھا۔ گیانی گیان سنگھ جی لکھتے ہیں کہ گورو صاحب کو کرتار پور آباد کرنے کی تحریک ایک مسلمان سید عظیم شاہ نے کی تھی (تواریخ گورو خالصہ صـ۴۱۵) دوسرے مسلمان حکمران بھی گورو ارجن جی کے زمانہ میں جاگیریں بھینٹ کرتے رہے۔ چنانچہ سردار بہادر کاہن سنگھ جی کا بیان ہے کہ مغل بادشاہوں کی طرف سے گورو ارجن جی کے وقت گوئند وال کے نام گیارہ سو پچیس روپے کی سالانہ جاگیر لگائی گئی تھی (مہان کوش صـ۱۲۷۷) ایک اور ودوان نے بیان کیا ہے کہ چولہ گاؤں کے ساتھ پانچ ہزار آٹھ سو روپے سالانہ کی جاگیر مغل حکمرانوں نے لگائی تھی (گورو دھام دیدار صـ۹۷)

اس کے علاوہ سکھ تاریخ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ جب گورو ارجن جی نے لاہور کے ڈبی بازار میں باولی بنانے کا ارادہ کیا تو لاہور کا حاکم حسن خان بعض امیروں کو ساتھ لے گورو صاحب کے پاس آیا اور باولی بنانے میں بہت بڑی مدد کی۔

(تواریخ گورو خالصہ صـ۹۷)

سکھ تاریخ سے یہ امر واضح ہے کہ گورو ارجن جی کا بڑا بھائی پرتھی چند آپ کا اشد ترین مخالف اور دشمن تھا وہ ہمیشہ گورو ارجن جی کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتا تھا۔ چنانچہ مشہور سکھ ودوان گیانی شیر سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ:۔

"گورو ارجن جی کا مقابلہ بابا پرتھی چند نے بدنیتی سے کیا ان کے برخلاف ظالم حاکموں سے مل کر برے طریقے اختیار کئے۔ تمام مال و دولت اور جائیداد پر اپنا قبضہ جما لیا سادہ لوح سکھوں کو دھوکہ دے کر سنگت کی بھینٹ بھی اپنے قبضہ میں کر لی"

(کھنڈے دی دھار وچ امرت دا گیان صـ۲۲۳)

پرتھی چند گورو رام داس جی کا بڑا بیٹا ہونے کی وجہ سے گوریائی کی گدی پر اپنا حق سمجھتا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک مرتبہ گورو جی کو گوریائی کی گدی سے بے دخل کرانے کے لئے جہانگیر کے دربار میں دعوےٰ بھی کیا تھا اور جہانگیر نے اس کا یہ دعوےٰ خارج کر دیا تھا۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

گورو نانک کے گور کے ہم داس
ان کا نیاؤں سری گوریاس
گورو رامداس دینی گوریائی
سرہم تے نہیں جات مٹائی
جے گوریائی تم کو ہوتی
جوت دیوت ست گور جوتی
اب تم ان کے لاگو پائے
جہانگیر اس بین الائے

(گور بلاس پاتشاہی چھ ادھیائے ۳ر)

یعنی۔ جہانگیر نے کہا کہ گورو ارجن جی کو ان کے والد خود گورو مقرر کر گئے ہیں۔ ہم ان کو گوریائی کی گدی سے الگ نہیں کر سکتے۔ ہم گورو نانک کے گھرانہ کے خادم ہیں۔ تمہارے لئے یہی مناسب ہے کہ ان کی اطاعت قبول کرو اور جہانگیر نے پرتھی چند کے گزارہ کے لئے دو گاؤں دے دئے

(گور بلاس پاتشاہی چھ ادھیائے ۳ر)

گورو بلاس پاتشاہی چھ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ جہانگیر بادشاہ کی جنم پتری گم ہو گئی۔ چندو لال نے جو گورو جی کا اشد ترین دشمن تھا بادشاہ سے کہا کہ آپ کی جنم پتری گورو ارجن جی نے معہ بہت سے روپیہ کے شاہی خزانہ سے چوری کروائی ہے۔ کیونکہ اس کی پناہ میں بڑے بڑے نامی چور اور ڈاکو ہیں۔ چندو لال کا منشاء تو یہ تھا کہ اس طرح وہ گورو جی کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ مگر بادشاہ نے چندو لال کی یہ بات سن کر گورو جی کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی بجائے یہ کہا کہ:۔

بادشاہ ایس کہا ہمری دس کر جود
لنگر خرچ اودھک ہے بیچے گرلم ہوود

(گور بلاس پاتشاہی چھ ادھیائے ۳ر)

یعنی جہانگیر نے چندو لال سے کہا کہ ہماری طرف سے بہت عاجزی سے یہ لکھ دیا جائے کہ اگر لنگر کے اخراجات زیادہ ہیں تو ہم مزید جاگیر دیدیں گے

سکھ تاریخ میں مرقوم ہے کہ جب گورو ارجن جی نے گورو گرنتھ صاحب مرتب کروایا۔ تو گورو صاحب کے دشمنوں نے جہانگیر کے پاس یہ شکایت کی کہ گورو جی نے ایک ایسی کتاب تیار کروائی ہے جس میں اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی گئی ہے اور دوسرے مذاہب سے متعلق بھی نامناسب رویہ اختیار کیا گیا ہے۔ جہانگیر نے گورو گرنتھ صاحب منگوایا اور مختلف مقامات سے سن کر یہ فیصلہ دیا کہ اس میں کسی بھی مذہب کی توہین نہیں کی گئی اور شکایت کرنے والوں کو خوب ڈانٹ ڈپٹ کی۔ نیز اکاون اشرفیاں گورو گرنتھ صاحب کی بھینٹ کر کے سکھوں کو باعزت طریق پر رخصت کر دیا۔

(۵۲ سیکھر صـ۱۱۹)

حضرت میاں میر صاحب اور گورو ارجن جی

سکھ تاریخ سے واضح ہے کہ حضرت میاں میر صاحب اور گورو ارجن جی کے برادرانہ تعلقات تھے۔ چنانچہ جب گورو ارجن جی نے ہرمندر صاحب کی تعمیر شروع کی تو بہت سے سادھوؤں فقیروں اور دوسرے لوگوں کو مدعو کیا۔ آپ نے اس بہت بڑے اجتماع میں اگر کسی بزرگ کو ہرمندر کی بنیادی اینٹ رکھنے کے اہل سمجھا تو وہ حضرت میاں میر صاحب ہی تھے۔ چنانچہ ان کے بابرکت ہاتھوں سے ہرمندر کی بنیاد رکھوائی گئی۔ (تواریخ گورو خالصہ صـ۹۹) ایک سکھ ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"جنوری ۱۵۸۸ء میں ہرمندر کی بنیاد مروجہ روایت کے مطابق گورو جی نے حضرت میاں میر جی سے رکھوائی۔ اینٹ کچھ ٹیڑھی رکھی گئی۔ معمار نے تیسی سے سیدھی کر دی گورو جی نے کہا کہ اللہ والوں کا کیا ہی ٹھیک تھا۔ لیکن معمار نے ضد کی۔ تو گورو جی نے بے ساختہ کہا کہ اب یہ بنیاد پھر سے رکھی جائے گی" (سنت سپاہی امرتسر مارچ ۱۹۵۵ء)

سکھ مؤرخین نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ جب چندو لال نے گورو ارجن جی کو دکھ دینا شروع کیا تو حضرت میاں میر جی اس کا علم ہونے پر گورو صاحب کے پاس آئے اور اظہار ہمدردی کیا ایک سکھ شاعر نے اس نظارہ کو مندرجہ ذیل الفاظ میں پیش کیا ہے کہ:۔

چار طرفوں اگ برسے سیکدی تن سارڈا
چھالے چھالے ہو گیا جسہ سچی سرکار دا
سائیں میاں میر ڈٹھا حال آجد یار دا
ہو دیا کل مد پیا چیخے تے ڈھائیں مار دا
سن کہا ست گورمیاں چھوڈ دے پریتی جام سے
کیہ ہویا تن جل رہا ہم شانت ہیں ہر نام سے

گورو ارجن کی بیان کردہ بانی سے اس امر کی بھی وضاحت ہوتی ہے کہ گورو جی کے دل میں مسلمانوں کے لئے بہت محبت اور احترام تھا چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ:۔

مسلمان موم دل ہووے
انتر کی مل دل تے دھووے
دنیا رنگ نہ آوے نیڑے
جیوں کسم پاٹ گھیو پاک ہرا

یعنی مسلمان نرم دل ہوتا ہے اور اس کا اندرونہ پاک اور صاف ہوتا ہے۔ دنیا کی ملونی اس کے قریب بھی نہیں آتی۔

اس کے علاوہ گورو ارجن جی کا سکھ دھرم کی مقدس کتاب گورو گرنتھ صاحب میں مسلمان بھگتوں کا کلام (باقی صـ۸ پر)

امانت تحریک جدید کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی

"یہ چیز (امانت تحریک جدید) چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں [illegible] ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور یہ سلسلہ کی عظمت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔"

نیز فرمایا۔ "تحریک جدید میں جو امانت رکھی جائے گی وہ اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہوگی۔" نیز فرمایا "ہر شخص جو تحریک جدید میں امانت رکھتا ہے اپنی ضرورت کے مطابق جب چاہے تحریر دے کر اپنا روپیہ واپس لے سکتا ہے۔ اور اس روپیہ کی واپسی پر جو خرچ ہوگا وہ سلسلہ کی طرف سے ہوگا۔" (افسر امانت تحریک جدید)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ ٹرینڈ اُڈ میں ضرورت اساتذہ

پہلی تقرری پانچ سال کے لئے تنخواہ ۵۰۰/- روپے ماہوار کے برابر۔ رہائش مفت۔ کرایہ آمد و رفت سرکاری۔ شرائط: ٹرینڈ گریجوایٹ۔ اردو عربی پڑھانے کی قابلیت۔ انگریزی کا علم بھی کافی ہو۔

درخواست کی سہ نقول بشمول مصدقہ نقول سندات ۵/۷/۶۱ تک بنام اسسٹنٹ ایجوکیشنل ایڈوائیزر (کلچر) منسٹری آف ایجوکیشن اینڈ سائنٹیفک ریسرچ راولپنڈی۔ آخری فیصلہ تقویۃ الاسلامک ایسوسی ایشن ٹرینڈاڈ۔ (دیپٹ ۲/۷/۶۱)

۲۔ داخلہ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ سینٹر ملتان

دن اور رات کی کلاسیں۔ مضامین۔ شارٹ ہینڈ۔ بک کیپنگ۔ ٹائپ رائیٹنگ۔ ایلیمنٹس آف کامرس اینڈ آفس روٹین۔ انگلش وارد۔ داخلہ نتیجہ میٹرک نکلنے کے بعد دس روز تک کھلا رہیگا شرائط: میٹرک۔ سوسٹ ڈویژن کو ترجیح۔ درخواستیں بنام آفیسر انچارج گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ سینٹر ملتان (دیپ رٹ ۲/۷/۶۱)

۳۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ سیالکوٹ

I سہ سالہ لائیسنشی ایٹ ڈپلومہ کورس

(ا) ٹیکنیکل انجینئرنگ (ایل۔ ایم۔ ای) (ب) الیکٹریکل انجینئرنگ (ایل ای ای) (ج) آٹوموبائیل انجینئرنگ (ایل۔ اے۔ ای) سہ سالہ کورس کی تکمیل و یک سالہ عملی ٹریننگ کے بعد ڈپلومہ۔ شرائط: میٹرک (ریاضی۔ سائنس و ڈرائنگ)

II دو سالہ ٹیکنیکل ڈرافٹس مین سرٹیفکیٹ کورس

(ا) ٹونگ ویٹنگ (ب) فٹنگ و بلیک سمتھ (ج) فاؤنڈری (د) پیٹرن میکنگ۔ (ا) الیکٹریکل وائرنگ اینڈ انسٹالیشن (ب) آٹوموبائل مکینک (ج) آٹوموبائل الیکٹریشن (ع) شیٹ میٹل ورک۔ سہ سالہ کورس کی تکمیل اور یک سالہ عملی ٹریننگ کے بعد سرٹیفکیٹ۔ شرائط۔ میٹرک (ڈرائنگ و ریاضی) کم از کم درجہ دوم ٹل۔ عمر ۱۵ تا ۲۰ برس۔ داخلہ درخواستیں مجوزہ فارم میں مع مصدقہ نقول سندات و سند چال چلن منجانب ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل یا کسی گزیٹڈ افسر ۳۰/۷/۶۱ تک بنام پرنسپل۔

خلاصہ پراسپکٹس و فارم دفتر پرنسپل سے بڑے سائز کا ۲۵ پیسے کا واپسی لفافہ ارسال کر کے طلب کریں۔ (دیپ رٹ ۲/۷/۶۱)

۴۔ داخلہ بی ایڈ کلاس

گورنمنٹ ٹیچرس ٹریننگ کالج نظام آباد کراچی۔ عرصہ ٹریننگ یک سال۔ تحریری ٹسٹ ۳/۸ کو۔ شرائط: گریجوایٹ آرٹس سائنس کامرس۔ مرد یا عورت۔ ریاضی و سائنس کے گریجوایٹ کو ترجیح۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں مع تین تازہ فوٹو ۲۰/۷/۶۱ تک دفتر پرنسپل میں۔ فارم و پراسپکٹس مفت دفتر کالج سے (دیپ رٹ ۲/۷/۶۱) (ناظر تعلیم ربوہ)

درخواست دعا: مجھے کچھ عرصہ سے درد دل کی تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ آمین (عبد اللطیف، بیدیانوالہ ضلع لائلپور حال سندھ شاہ کوٹ)

وی پی بھجوائے جا رہے ہیں

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت اخبار ماہ جولائی میں ختم ہو رہی ہے اور ان کو وی پی کئے جا رہے ہیں۔ براہ کرم وصول فرما کر مشکور فرمائیں۔

نیز جن احباب کو اُن کے ارشاد پر وی پی نہیں کئے جاتے وہ بھی براہ کرم بذریعہ منی آرڈر رقم بھجوا دیں۔ تاکہ اخبار جاری رکھا جا سکے۔ (مینیجر الفضل)

خرید نمبر	نام	تاریخ
۲۳۵۴	سید اعجاز علیشاہ صاحب	۳۱ ۶/۶۱
۳۹۴	محمد خلیل الرحمان صاحب میانوالی ضلع سرگودھا	۱۰ ۷/۶۱
۳۲۰۶	چوہدری نعیم احمد صاحب بھٹی	۱۲ ۶/۶۱
۳۸۷۰	قاضی عبدالحمید صاحب احمد	۱۰ ۷/۶۱
۱۵۴	میاں شمس الدین صاحب	۴ ۷/۶۱
۴۰۷	میاں محمد شریف صاحب صادق آباد	۱۲ ۷/۶۱
۲۸۴۳	چوہدری عبدالحق صاحب ہاڈسن روڈ کراچی	۱۳ ۶/۶۱
۳۷۸۹	مرزا سلطان احمد و مرزا بشیر احمد صاحبان قصور	۷ ۷/۶۱
۳۷۳۷	سید محمد ظفر اللہ صاحب اوورسیر منڈی ٹاؤن بھکر	۲۳ ۷/۶۱
۳۷۳۶	چوہدری عمرالدین صاحب احمد نور پور ضلع سیالکوٹ	۲۳ ۷/۶۱
۳۸۰۵	چوہدری بارے خاں نمبردار چک ۱۲۵ رکھ ضلع لائل پور	۱۳ ۷/۶۱
۳۷۰۷	چوہدری اللہ دتہ صاحب چک ۱۰۲ ج ب غربی ضلع لائلپور	۲ ۷/۶۱
۳۷۱۹	چوہدری عنایت اللہ صاحب وریڈا بالاکوٹ	۱۴ ۷/۶۱
۳۸۰۴	چوہدری محمد اسلم صاحب شاد تتری پور ضلع گوجرانوالہ	۱۴ ۷/۶۱
۳۹۱۹	عبدالرشید صاحب کھوکھر ٹنڈو سرکٹ حیدرآباد	۱۴ ۷/۶۱
۳۶۴۴	اشرف جنرل سٹور کراچی ۲۸	۱۴ ۷/۶۱
۱۰۴	میسرز برادرز فارمنگ منڈی ضلع شیخوپورہ	۴ ۷/۶۱
۱۸۴	چوہدری غلام سرور صاحب دائرہ دین پناہ ضلع مظفر گڑھ	۱۳ ۷/۶۱
۱۵۰۹	منظور احمد صاحب معرفت الٰہی خانصاحب ضلع ڈیرہ غازیخاں	۱۴ ۷/۶۱
۱۲۳۲	چوہدری غلام احمد صاحب چک ۱۶ ضلع رحیم یار خاں	۱۵ ۷/۶۱
۱۲۸۷	چوہدری جلال الدین صاحب چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا	۱۵ ۷/۶۱
۲۲۶	شیخ فضل حق صاحب سبی بلوچستان	۱۵ ۷/۶۱
۶۳۹	مکرم عاشق محمد خانصاحب چک ۵۷ ضلع لائلپور	۱۵ ۷/۶۱
۲۷۰۲	میجر عبداللطیف صاحب کراچی ۲۶	۱۵ ۷/۶۱

خرید نمبر	نام	تاریخ
۱۹۰۷	مکرم رشید احمد صاحب نذیر سوئی گیس کمپنی کاشمور ضلع جیکب آباد	۱۵ ۷/۶۱
۲۵۳۰	مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب ترنگ زئی ضلع پشاور	۱۰ ۷/۶۱
۳۲۴۹	چوہدری محمد احسان صاحب احمدی کھیوے والی ضلع گوجرانوالہ	۱۵ ۷/۶۱
۳۰۷۷	مکرم فقیر اللہ صاحب تخت بھائی ضلع مردان	۵ ۷/۶۱
۳۱۰۵	محمد شفیع صاحب پی۔ او۔ ایف واہ چھاؤنی	۱۵ ۷/۶۱
۳۱۰۷	ایس۔ ایم۔ خورشید صاحب ملتان	۱۵ ۷/۶۱
۳۱۴۷	چوہدری کمال الدین صاحب شام گنج مردان	۷/۶۱
۳۹۲۲	عزیز محمد ظہیر معرفت منزلی عبدالرزاق صاحب ڈیرہ غازیخاں	۱۵ ۷/۶۱
۲۷۰۳	مکرم پیر محمد یوسف صاحب ٹی اے بی ڈی چک ۳۷۹ لائلپور	۱۶ ۷/۶۱
۳۰۳۷	چوہدری مہر خانصاحب چک ۱۰۹ گ ب ضلع لائلپور	۲۶ ۷/۶۱
۳۰۴۳	مکرم جان محمد صاحب ڈیوکے ضلع سیالکوٹ	۱۶ ۷/۶۱
۴۰۵	چوہدری غلام قادر صاحب ظفر آباد ضلع حیدر آباد	۷/۶۱
۷۹	مکرم ایم۔ آر قریشی ی۔W لندن	۲۴ ۷/۶۱
۳۸۷۹	مرزا حفیظ الرحمٰن صاحب مارکیٹ روڈ حیدر آباد	۱۸ ۷/۶۱
۳۷۱۵	برکت علی صاحب کریانوالہ ضلع گجرات	۱۸ ۶/۶۱
۳۸۳۹	مکرم رشید احمد صاحب لارنس کالج مری	۱۸ ۷/۶۱
۱۷۴۳	میجر اے۔ بی۔ ملک راولپنڈی	۱۸ ۷/۶۱
۲۴۴۳	میاں عبدالعزیز صاحب چک ۹۶ ج ب ضلع لائل پور	۱۹ ۷/۶۱
۴۴۴۳	مکرم کاظمی محمد رفیق صاحب بلڈنگ روڈ کراچی ۲	۱۹ ۷/۶۱
۱۲۸	ماسٹر مامون خانصاحب جیمس آباد سندھ	۱۹ ۷/۶۱
۱۰۰۰	چوہدری شکر اللہ خانصاحب کراچی	۱۹ ۷/۶۱
۲۳۳۷	مکرم لطیف احمد صاحب پشاور	۱۹ ۷/۶۱
۳۸۰۹	مکرم احمد حسن صاحب رکھ غلاماں ضلع میانوالی	۱۹ ۷/۶۱
۳۷۸۸	محمد عبداللہ صاحب محمود آباد ضلع جھنگ	۱۷ ۷/۶۱

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو مزدوری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۱۱۹ میں محمد حنیف تعلیم ولد محمد چوہدری ولی محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۹ء بلاک نمبر ۲۲ کیمپ ۱۰ پی۔اے۔ایف ماڑی پور ڈاکخانہ کراچی ۱۳ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ معہ الاؤنس مبلغ -/۱۵۵ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ فقط ۲۹ اپریل ۱۹۶۱ء
ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
العبد محمد حنیف تعلیم بقلم خود ۲۹-۴-۶۱
گواہ شد۔ ملک محمد اشرف خان پریذیڈنٹ حلقہ جماعت احمدیہ ماڑی پور کراچی۔
گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۱۲۰ میں طاہرہ امتہ السمیع زوجہ سید ناصر احمد شاہ صاحب قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴۲-ج پی کواپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی ڈاکخانہ کراچی ۵ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری جائیداد اسوقت حسب ذیل ہے۔
۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ سات ہزار روپے ۷۰۰۰ روپیہ ہے
۲۔ میرا زیور بہ تفصیل ذیل ہے:۔
۱۔ کنگن طلائی ۳ عدد وزن ۵ تولہ
۲۔ چوڑیاں طلائی ۲۰ عدد وزن ۱۵ تولہ
۳۔ انگوٹھیاں طلائی ۵ عدد وزن ۲ تولہ
۴۔ ہار طلائی ۵ عدد وزن ۱۲ تولہ
۵۔ گھنگھر طلائی ۲ جوڑی وزن ۴ تولہ
۶۔ جھمکے طلائی ۲ جوڑی وزن ۳½ تولہ
۷۔ ٹاپس طلائی ۲ جوڑی وزن ۱½ تولہ
۸۔ بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ۱ تولہ
۹۔ ٹکہ طلائی ایک عدد وزن ۱½ تولہ
جملہ وزن ۴۵½ تولہ قیمت ۵۶۸۰ روپے
اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ فقط ۳۰-۴-۶۱
ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
الامتہ:۔ طاہرہ امتہ السمیع
گواہ شد:۔ سید ناصر احمد شاہ خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۱۲۱ میں محمد رضوان خان ولد محمد امان خانصاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۴ء ساکن ۱۴۴/۳ کیمپ ۳ پی۔اے۔ایف ماڑی پور ڈاکخانہ کراچی ۱۳ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعے مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ -/۲۱۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۹ اپریل ۱۹۶۱ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
العبد: محمد رضوان خان۔ گواہ شد: ملک محمد اشرف خان پریذیڈنٹ حلقہ ماڑی پور جماعت احمدیہ کراچی
گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۱۲۲ میں فضل حق چوہدری ولد عبد الغفور چوہدری صاحب بنگالی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۶ء ساکن کیمپ نمبر ۱ پی اے ایف ماڑی پور ڈاکخانہ کراچی ۱۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ -/۱۸۵ روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی
فقط ۲۹-۴-۶۱۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
العبد۔ فضل حق چوہدری۔
گواہ شد۔ ملک محمد اشرف خان پریذیڈنٹ حلقہ ماڑی پور کراچی۔ ۲۹-۴-۶۱۔
گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۱۲۳ میں امتہ القیوم شاہدہ زوجہ چوہدری عبد الکریم خانصاحب شاہد کاٹھگڑھی مربی انچارج ضلع سرگودھا قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۲ T.D.A. ڈاکخانہ چک نمبر ۲ براستہ مظفرآباد ضلع سرگودھا مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۴-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔
. . . .
. . . . حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے زیور کانٹے طلائی ۱½ تولہ۔ کڑے وزن ۳ تولہ ہار ۱½ تولہ کل وزن ۶ تولہ۔ اس سارے زیور پر کل خرچ قیمت ڈیڑھ سات سو روپے ہوا۔ علاوہ ازیں ایک بڑا خالی ڈرم قیمت اندازاً -/۴۰ روپے اور گھریلو برتن و پارچات استعمال شدہ اندازاً -/۲۱۰ روپے کے ہیں علاوہ ازیں نقد -/۲۵ روپے اور -/۲۵ روپے جو میں نے کسی سے لینے ہیں یہ کل رقم بشمول حق مہر و زیور و سامان وغیرہ مبلغ دو ہزار روپے بنتی ہے۔ جس اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حسب ذیل قواعد کے ساتھ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتی ہوں اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد یا آمد نہیں ہے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کبھی شروع ہو جائے۔ تو اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت ادا کروں گی۔ انشاءاللہ اور اگر میری وفات کے بعد میری کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میں اپنے ورثاء کو بھی یہ وصیت کرتی ہوں کہ وہ میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ کو فی الفور ادا کر دیں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم (آمین) والسلام
امتہ القیوم بقلم خود زوجہ چوہدری عبد الکریم خان کاٹھگڑھی شاہد مربی ضلع سرگودھا چک نمبر ۲ T.D.A. ضلع سرگودھا۔
گواہ شد:۔ چوہدری عبد الکریم خان شاہد کاٹھگڑھی عفا اللہ عنہ خاوند موصیہ خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱۲-۵-۶۱
گواہ شد:۔ عبد العزیز خان کاٹھگڑھی بقلم خود سابق زعیم انصار اللہ چک نمبر ۲ T.D.A. ضلع سرگودھا۔ ۱۲-۵-۶۱

درخواست دعا

خاکسار کے والد مکرم دین محمد صاحب عرصہ دراز سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ پہلے کی نسبت قدرے افاقہ ہے۔ لیکن کمزوری زیادہ ہے احباب کی خدمت میں کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
عبد الستار محلہ دار الصدر غربی ربوہ

مجالس انصار اللہ کا معائنہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے مکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی انسپکٹر انصار اللہ کو ذیل کی مجالس کے معائنہ کے لئے بھجوایا جا رہا ہے آپ نے ۵ رجولائی سے یہ دورہ شروع کر دیا ہے آپ حسب ضرورت مختلف مجالس کو وقت دیں گے۔

مجالس کے زعماء ازراہ کرم آپ سے تعاون فرمادیں۔ مالی پہلو کے ساتھ ساتھ مجالس کی بیداری کے لئے تربیتی پروگرام بھی مرتب کر لیا جائے اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے آمین۔

شیخوپورہ۔ لاہور۔ بیگم کوٹ۔ گوجرانوالہ۔ ڈسکہ۔ سیالکوٹ شہر۔ سیالکوٹ چھاؤنی حافظ آباد۔ پنڈی بھٹیاں نیز گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کی قریبی مجالس کے دورہ کی بھی کوشش کی جائے گی۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دُعا

مکرمی رضا محمد صاحب ساکن نواب شاہ کا پتھری کا اپریشن سول ہسپتال سکھر میں مکرمی سید غلام مجتبےٰ صاحب سول سرجن نے کیا ہے۔ اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے اور رضا محمد صاحب صحت یاب ہو رہے ہیں دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آپ ہمارے بہت مخلص سندھی دوست ہیں اور بڑے فدائی احمدی ہیں۔

محمد رفیع صوفی

(امیر جماعت ہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن)

لیڈر

بقیہ ص ۲

وہ واقعی صحیح ہے۔ لیکن اس سے بھی بڑھکر ہمارے لئے یہ بات ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مسئلہ کے متعلق اللہ تعالےٰ سے علم پاکر بھی ہم کو خبر پہنچائی ہے۔ اس طرح آپ نے نہ صرف جو عقیدہ بیان فرمایا ہے وہ نہ صرف پختہ تاریخی بنیاد رکھتا ہے بلکہ الہامی بنیاد بھی رکھتا ہے جو ہمارے لئے علیٰ وجہ البصیرت ایمان کا باعث ہے۔

گوردوارہ جنم جی اور مسلمان

بقیہ ص ۵

شامل کرنا بھی اس امر کی وضاحت کر رہا ہے کہ گورو جی کے دل میں مسلمانوں کے لئے بہت محبت تھی۔

نے بھائیو۔ کسی بزرگ کی یاد منانے کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اسکی تعلیم کو زندہ کیا جائے۔ اور اسکے نقش قدم پہ چلا جائے۔ گوردوارہ جنم جی اور حضرت میاں میر ایسے بزرگوں کی شاندار روایات کو پھر سے زندہ کرنا ازبس ضروری ہے جماعت احمدیہ ایک ایسی خالص دینی جماعت ہے جو ہر قوم کے نیک بندوں اور خدا رسیدہ لوگوں کا احترام کرنا اپنا اولین فرض سمجھتی ہے اور یہ چند سطور بھی اسی فریضے کی تکمیل میں آپ صاحبان کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہیں +

خریدارانِ الفضل سے ایک ضروری درخواست

الفضل کے بعض ایجنٹ صاحبان کی طرف سے یہ شکایت موصول ہوتی ہے کہ بعض خریدار اصحاب انکو بلوں کی ادائیگی بروقت نہیں کرتے بذریعہ اعلان ہذا ایسے احباب کی خدمت میں التماس کی جاتی ہے کہ وہ بل ہر ماہ کی ۵ تاریخ تک ضرور ادا کر دیا کریں تاکہ ایجنٹ صاحبان ۱۰ تاریخ تک مرکز میں رقم بھجوا سکیں۔

(مینجر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴